



پندرہواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۵ فروری ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۸ شوال ۱۴۱۹ ہجری بروز سوموار

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۵	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۱
۶	وقفہ سوالات۔	۲
۳۶	رخصت کی درخواستیں۔	۳
۳۷	زیر دور۔	۴
۴۴	مسودہ بابت قواعد و انضباط کار بلوچستان۔	۵
۴۴	صوبائی اسمبلی بحریہ ۱۹۷۳ء۔	۶

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پندرہواں اجلاس مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۸ شوال

۱۴۱۹ھ (بروز سوموار) بوقت ۳ بجکر ۵۵ منٹ پر زیر صدارت جناب میر عبدالجبار خان اسپیکر
بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ فَلَیْلَہِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ
اِیَّاهُ نَعْبُدُ وَاِیَّاهُ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ؕ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ ؕ غَیْرِ الْمَغضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَاَلصّٰلِیْنَ ؕ

ترجمہ - ہر طرح کی ستائش اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے، جو
رحمت والا ہے، اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے ملامل کر رہی ہے۔ جو اس
دن کا مالک ہے، جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدا یا!) ہم صرف تیری ہی
بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں۔ (خدا یا!)
ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تیرے انعام کیا۔
ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے، اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وقفہ سوالات۔ سوال عبدالرحیم خان مندوخیل

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: on his behalf۔ ۳۵۷

جناب اسپیکر: Answer taken is read کوئی ضمنی سوال ہے۔ No۔ Next

question جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X ۳۵۷ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی

جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات/ اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

(ب) اگر جزی (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور

اس سے منسلک محکمہ جات/ اداروں میں بھرتی کئے گئے آفیسران/ اہلکاران کے نام، ولدیت، گریڈ،

عہدہ، جائے تعیناتی اور ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام و عہدہ بمعہ بھرتی قانون

و قواعد اور تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر تعلیم سردار نثار علی ہزارہ:

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ فروری ۹۷ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی

جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات/ اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

(ب) چونکہ اس دوران ملازمتوں پر پابندی عائد تھی۔ لہذا محکمہ تعلیم میں کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔

X ۳۸۳ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

۱۳ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام منسلک محکمہ جات/ اداروں

سے تبادلہ شدہ آفیسران/ اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ، مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، عہدہ اور ضلع رہائش

کیا ہے۔ نیز تبادلہ شدہ آفیسران/ اہلکاران اپنے سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات

تھے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم سردار شاعر علی ہزارہ:

جواب مختصم ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: Answer taken is read۔ جی۔ Any supplementary۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا اس میں میرا یہ سوال ہے کہ کیا وزیر صاحب یہ انہوں نے جو لسٹ دی ہے اس میں یہ بتائیں گے کہ چوبیس گھنٹے میں بھی ایک دفعہ آرڈر ہو چکا ہے۔ انہوں نے تو یہاں نہیں دیا ہوا ہے لیکن میں اس کا ثبوت بھی پیش کر سکتا ہوں چوبیس گھنٹے کے اندر ایک پوسٹ پر دو دفعہ تبادلے ہو چکے ہیں اس کی وجہ کیا ہے۔

جناب اسپیکر: کون ہے کس کا ہے نام بتائیں کونسی پوسٹ کس جگہ کے لئے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: پشین کے گراؤ کالج کے پرنسپل کا تبادلہ ایک دفعہ ان آرڈر ہو چکا اور چوبیس گھنٹے کے بعد واپس اس کا آرڈر ہو چکا کہ وہ یہاں پر ہوگا اس کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ سردار شاعر علی ہزارہ (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر یہ تو یہاں پر کہنا بڑا مشکل ہے اس سوال کے بارے میں لہذا ہم پوچھ کے پھر بتائیں گے۔

جناب اسپیکر: پوچھ کے بتائیں گے۔

سردار شاعر علی ہزارہ (وزیر تعلیم): جی ہاں۔

Mr. Speaker: Thank you very much. اگلا سوال

X ۵۰۳۔ سردار سترام سنگھ ڈوکی۔ (بتوسط ڈاکٹر تارا چند):

کیا وزیر پرائمری ایجوکیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

سال ۹۳ء سے جون ۱۹۹۸ء کے دوران میری تجویز کردہ اسکولوں کی عمارت یا کمرہ جات

کہاں کہاں تعمیر کئے گئے ہیں۔ نیز ان اسکولوں میں سے کن کن اسکولوں کو فرنیچر مہیا کیا گیا ہے۔

تفصیل دی جائے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران وزیر پرائمری ایجوکیشن: (جواب موصول نہیں ہوا۔)
جناب اسپیکر: پوچھ کر بتائیں گے۔ آپ Next question Thank you very
much۔ سردار سترام سنگھ ڈوکی سوال نمبر ۵۰۳ ڈاکٹر صاحب بول دیں۔ on his behalf۔

ڈاکٹر تارا چند: on his behalf۔

جناب اسپیکر: on his behalf چلئے جواب موصول نہیں ہوا جی ارشاد فرمائیے۔
سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر پرائمری ایجوکیشن): جناب اسپیکر صاحب اس
میں تھوڑی سی گزارش کرنے لگا ہوں۔ میرے یہ دو کیوجن تھے پرائمری ایلمنٹری سیکشن کے ۵۰۳ اور
۱۵۸۳ میں ہمارے جو پراجیکٹ کا وارڈنگ کمیشن آیا ہوا تھا اس کے سلسلے میں ہم تیاری کر رہے
تھے تو معذرت خواہ ہیں تو اس کو مہربانی کر کے next سیشن کے لئے ڈیفر کر دیں۔

جناب اسپیکر: ادھر پہنچ جائیں ذرا اس نمبر پر آجائیں۔
سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر پرائمری ایجوکیشن): ۵۰۳ اور اس کے ساتھ
ریلینڈ ہے ۵۸۳۔

جناب اسپیکر: اس کا مطلب جواب نہیں بنا سکتے آپ لوگ۔
سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر پرائمری ایجوکیشن): جی کیونکہ تفصیلی جواب بنانا
تھا ہم یہ نہیں کر سکتے تو نیکٹ سیشن کے لئے ان کو مہربانی کر کے ڈیفر کر دیں۔ Thank you جی۔

جناب اسپیکر: بہتر ہے جی ڈیفر جی۔ on request of the minister it has
been deferred now۔

X ۵۸۳۔ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے:
صوبہ میں بیرونی ممالک کی امداد سے پرائمری اسکولوں کے لئے کتنی مالیت کا فرنیچر خریدنا
مطے پایا گیا ہے۔ نیز اب تک کن کن اسکولوں میں کتنی مالیت کا فرنیچر فراہم کیا گیا ہے۔ اسکولوں کی

علاقہ وار تعداد کی تفصیل دی جائے۔

سردار عبدالرحمان کھیتراں وزیر تعلیم: (جواب موصول نہیں ہوا)
مسٹر اسپیکر: اگلا سوال۔

X ۵۲۸۔ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر تعلیم برائے سیکنڈری اسکولز/کالجز ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں اسکولوں اور انٹرو ڈگری کالجز کی تعداد اور ان میں تعینات اسٹاف اور مختص بجٹ کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ب) انٹرو ڈگری کالجوں میں طلباء و اساتذہ کی سہولت کے لئے فراہم کی گئی بسوں کی تعداد کتنی ہے۔ اور کتنی آن روڈ اور آف روڈ ہیں۔

(ج) متعلقہ صوبائی وزیر نے اپنا منصب سنبھالنے کے بعد سے کتنے اسکولوں و کالجوں کا دورہ کیا ہے۔ ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے۔؟

سردار عبدالرحمان خان کھیتراں (وزیر تعلیم برائے سیکنڈری اسکولز/کالجز):
(الف) صوبہ میں انٹرو ڈگری کالجوں کی تعداد ۵۲، سیکنڈری اسکولوں کی تعداد ۳۳۲ اور ان اداروں میں تعینات اسٹاف اور بجٹ کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ضلع	انٹر کالج	ڈگری کالج	اسٹاف	بجٹ
۱۔	کوئٹہ	۴	۳	۳۰۹	۱۰,۴۶۰,۴۹۴/=
۲۔	پشین	۲	۱	۳۶	۶,۲۵,۹۴۶/=
۳۔	قلعہ عبداللہ	-	۱	۲۴	۲,۰۸۶,۴۴۲/=
۴۔	چاشی	۲	-	۱۵	۶,۲۵,۹۴۶/=
۵۔	قلات	۳	-	۱۵	۶,۲۵,۹۴۶/=
۶۔	مستونگ	۱	۱	۱۹	۴,۷۲۸,۴۴۲/=

۲۰۸۶۳۲/=	۶	-	۱	آواران	-۷
۲۱۷۲۸۳/=	۱۳	۱	۱	خضدار	-۸
۲۰۸۶۳۲/=	۷	۱	-	پیلہ	-۹
۲۰۸۶۳۲/=	۵	-	۱	خاران	-۱۰
۸۳۳۵۶۸/=	۳۱	۱	۳	تریت	-۱۱
۲۱۷۲۸۳/=	۲۳	۱	۱	منجگور	-۱۲
۲۰۸۶۳۲/=	۹	-	۱	گوادور	-۱۳
۲۱۷۲۸۳/=	۳۵	۱	۱	ثوب	-۱۴
۲۰۸۶۳۲/=	۱۱	-	۱	پارکھان	-۱۵
۲۲۵۹۲۶/=	۵۳	۲	۱	لورالائی	-۱۶
۲۲۵۹۲۶/=	۱۳	-	۳	موسلی خیل	-۱۷
۲۱۷۲۸۳/=	۲۳	-	۲	قلعہ سیف اللہ	-۱۸
۲۲۵۹۲۶/=	۵۱	۲	۱	سبی	-۱۹
-	-	-	-	زیارت	-۲۰
۲۰۸۶۳۲/=	۱۲	-	۱	کوپلو	-۲۱
۲۰۸۶۳۲/=	۱۲	-	۱	ڈیرہ بگٹی	-۲۲
۲۱۷۲۸۳/=	۳۳	-	۲	نصیر آباد	-۲۳
۲۱۷۲۸۳/=	۲۰	-	۲	بولان	-۲۴
۲۰۸۶۳۲/=	۸	-	۱	گنداوہ	-۲۵
۲۰۸۶۳۲/=	۱۲	-	۱	جعفر آباد	-۲۶

بجٹ گرانٹ برائے سال ۹۸-۱۹۹۷ء

نومبر شمار	ضلع	نومبر رقم
۱-	کوئٹہ	۸۳۳۰۴۰۹۱۷
۲-	پشین	۲۰۵۳۹۸۹۶
۳-	قلعہ عبداللہ	۱۱۷۳۸۱۱۵
۴-	چاغی	۷۸۲۲۳۰۶
<u>کل میزان کوئٹہ ڈویژن</u>		<u>۱۲۳۳۱۵۲۳۳</u>
۱-	لورالائی	۱۰۷۸۹۳۳۷
۲-	بارکھان	۶۵۳۱۹۰۰
۳-	موسیٰ خیل	۶۸۹۳۹۵۰
۴-	ٹوب	۱۲۰۹۱۲۵۱
۵-	قلعہ سیف اللہ	۹۸۳۳۳۲
<u>کل میزان ٹوب ڈویژن</u>		<u>۳۶۱۵۹۸۹۵</u>
۱-	سبی	۲۳۸۳۵۹۳۷
۲-	زیارت	۳۵۹۹۱۱۰
۳-	کوہلو	۷۳۵۵۱۳۵
۴-	ڈیرہ بگٹی	۱۵۱۲۱۵۰۰
<u>کل میزان سبی ڈویژن</u>		<u>۵۰۹۱۱۶۸۲</u>
۱-	نصیر آباد	۹۶۱۸۰۰۰
۲-	جعفر آباد	۲۰۰۳۷۳۶۶
۳-	بولان	۲۲۷۲۱۵۲۳

نومبر رقم

۷۵۲۳۶۰۰

۵۹۹۱۰۷۸۹

۱۲۳۵۰۲۶۸

۱۳۸۸۲۶۷۰

۱۴۰۲۳۷۷۸

۱۰۲۵۱۸۰۲

۷۷۳۷۲۰۰

۱۷۱۷۲۹۵۸

۷۵۳۲۹۶۷۶

۱۱۰۷۰۱۶۳۰

۱۷۵۶۵۰۰۰

۸۶۸۰۵۰۰

۱۳۶۹۳۷۱۳۰

نمبر شمار -۳

۱- قلات

۲- مستونگ

۳- خضدار

۴- آواران

۵- خاران

۶- لسبیلہ

کل میزان نصیر آباد ڈویژن

کل میزان قلات ڈویژن

۱- کچیج (تربت)

۲- پنجگور

۳- گوادر

کل میزان کرمان ڈویژن

۱- قلات

۲- مستونگ

۳- خضدار

۴- آواران

۵- خاران

۶- لسبیلہ

۷- گوادر

(ب) انٹروڈگری کالجوں میں طلباء و اساتذہ کی سہولت کے لئے کل ۲۸ بسیں فراہم کی گئی ہیں۔ اور یہ تمام بسیں آن روڈ ہیں۔

(ج) اس کا جواب وزیر موصوف خود دیں گے۔
ڈاکٹر تارا چند: سوال نمبر ۵۲۸۔

جناب اسپیکر: ۵۲۸ جی۔ Answer taken as read. any

-supplementary from your side.

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر یہ کاپی ابھی موصول ہوئی ہے ویسے تو گھر پر بھجوادیتے تھے تو ابھی یہ دو منٹ میں کیسے ہم سپلیمنٹری کیونچن کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ کو تو یہ پہلے سرکولٹ ہوئے ہیں جواب سرکولٹ ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر تارا چند: نہیں جناب اسپیکر ہمارے گھر پر نہیں ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں۔ نہیں بالکل یہ غلط ہے یہ سارے سوالات آپ کے گھروں پر آپ کو ملتے ہیں۔

ڈاکٹر تارا چند: نہیں ملتے ہیں یہ کاپی نہیں ملی ہے۔

جناب اسپیکر: This is rong statement even by honourable

member I think.

ڈاکٹر تارا چند: یہ ہم آپ سے ریگونیٹ کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ چیک کریں اپنے اس میں ہم اس میں بڑے پارٹیکولر ہیں بہت پارٹیکولر ہیں

کہ آپ کو ملتے ہیں گھروں پر باقاعدہ آرڈرڈے کے ساتھ آپ سوال کریں اگر چاہتے نہیں ہوتو نہیں

کہتے۔ چلئے next question ڈاکٹر تارا چند یہ وہی ہے آپ نے شاید فرمایا ہے اس کو ڈیفرفر کر

دیتے ہیں جی۔ ڈیفرفر جی۔ اگلا سوال جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X ۴۹۸۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

۱۴ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام منسلک محکمہ جات/ اداروں سے تبادلہ شدہ آفیسران/ اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ، مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، عہدہ اور ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز تبادلہ شدہ آفیسران/ اہلکاران اپنے سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر مال: قائد ایوان برائے وزیر مال۔
جواب ضخیم ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جی Answer taken as read تو Any supplementary
from your side.

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب اسپیکر وزیر مال کو اچانک اسلام آباد جانا پڑا ان کو دیزے کرانے تھے علاج کی غرض سے ان کو باہر جانا ہے تو میں نے پوچھا کیوں جانا چاہتا ہے وہ کہتا ہے میری ایک ٹانگ بڑی ہوگئی ہے ایک چھوٹی ہوگئی ہے تو جوانی میں ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تو انہوں نے معذرت کی ہے کہ میری اسپیکر صاحب سے گزارش کریں اگلے اجلاس تک کیونکہ جب تک میں ویزا لیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: نہ نہ چھوٹی ٹانگ بڑی کرانے گیا ہے یا بڑی ٹانگ چھوٹی کرانے گیا ہے۔
میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): سر کوشش تو یہی ہوگی کہ چھوٹی ٹانگ کو بھی بڑا کر کے آجائے یہ مسئلہ تھا میں نے کہا یہ گزارش ہے سرورخان کے ساتھ یہ پرابلم ہو گیا۔

جناب اسپیکر: What do you want نہیں What do you want sir۔

Leader of the House: The question should be deffered till the next session.

Mr. Speaker: It is deffereds. I think.

Leader of the House: Sir he will be able he come back.

جناب اسپیکر: -If he comes with same, question then I can say.

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): ہاں میں گزارش کروں گا آپ کے توسط سے کہ انہوں نے مجھے کہا۔

جناب اسپیکر: کیونکہ ڈیفز کرنے سے اصل تکلیف ہوتی ہے آپ کے اسٹاف کو دفتر کو شیئرز یہ پھر دوبارہ سب کچھ بنتا ہے اور پھر ایک بڑی تکلیف ہے۔

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): سر وہ شیئرز اگر اجازت دیں وہ تو آج ہی۔

Mr. Speaker: Secondly it is responsibility of the concerned hounrable minister or member that he should make him self present you see he should be in the House. Any how.

تو دیکھ لیتے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): ہاں گزارش یہی ہے میری آپ کے توسط سے کہ

سارے جو ہیں۔

جناب اسپیکر: کوئی سپلیمنٹری ہے جی۔ سپلیمنٹری۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: اس کو ڈیفز کر دیں اگر۔

جناب اسپیکر: میں نے ڈیفز کیا کہہ دیا۔

As suggested by the leder of the House. I defer this question.

Leader of the House: Thank you very much. اگلا سوال

X سوال نمبر ۵۶۹۔ پرنس موسیٰ جان:

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

جولائی ۱۹۹۸ء میں قلات اور نصیر آباد ڈویژن میں جن لوگوں کو سرکاری اراضی الاٹ/لیز پر

دی گئی ہیں۔ ان کی فہرست بمعہ مکمل کوائف نام، ولدیت، قومیت اور ہر الاٹی کو الاٹ شدہ رقبہ اراضی

کی تفصیل دی جائے۔

وزیر مال:

جولائی ۱۹۹۸ء میں کوئی سرکاری اراضی قلت اور نصیر آباد ڈویژن میں کسی کو الاٹ/لیز پر

نہیں دی گئی ہے۔ ماسوائے ۵۴۰۰ مربع فٹ سوراب میں ایک شخص جناب حاجی مہراب خان

گرگناڑی باشندہ گد رسوراب کو برائے رہائش مبلغ ۱۰ روپے فی مربع فٹ الاٹ ہوا ہے۔

پرنس موسیٰ جان: سوال نمبر ۵۶۹۔

جناب اسپیکر: ۵۶۹ جی اینی سپلیمنٹری۔ جواب پڑھا ہوا تصور کریں۔

پرنس موسیٰ جان: جناب اسپیکر یہ تو بھی وہی ہے۔

جناب اسپیکر: جی کوئی سوال کرنا چاہیں گے آپ۔

پرنس موسیٰ جان: سر یہ وزیر مال صاحب کا ہے وہ تو ہے نہیں۔ سوال کس سے کریں۔

جناب اسپیکر: آپ بھی یہ فرماتے ہیں کہ اس کو ڈیفرف کیا جائے۔ It also stands

deffered next question میر محمد اسلم گجلی۔ on his behalf کہنے والا کوئی ہے کہ

نہیں ناراضگی ہے اس بیچارے سے۔

پرنس موسیٰ جان: on his behalf سوال نمبر ۵۷۴۔

جناب اسپیکر: اس کا جواب بھی موصول نہیں ہوا ہے جناب میں ریکورڈسٹ لیڈر آف وی ہاؤس

سے کرتا ہوں کہ اپنے وزیر صاحبان کو پابند کریں کہ وقت پر سوال کا جواب دیں۔ جواب موصول نہیں

ہوا ہے اس کا۔

اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ): جناب اسپیکر صاحب یہ ٹائم پر یہ کیونچن انہوں نے کیا

ہے ہمیں نہیں ملتا تھا اور کافی لمبا چھوڑا کیونچن ہے اس کے لئے ٹائم چاہئے ہمیں۔

جناب اسپیکر: میری گزارش آئینہ بل وزیر سے یہ ہے کہ ہماری جانب سے سیکریٹریٹ کی جانب

سے اسمبلی کے پندرہ دن پہلے آپ کا یہ سب کچھ ہو چکا ہے لیکن جواب نہیں آیا۔

اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ): نہیں مجھے کو کافی لیت۔

جناب اسپیکر: کب آپ کے پاس آیا یہ۔

اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ): یہ تو تین چار دن ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں تین چار دن ہو نہیں سکتے کب آیا بھی یہ ۹ کا ہے ۹ تاریخ کو کیا پھیلا جنوری

میں بچھوایا۔

اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ): نہیں مجھے کا تو رپورٹ یہی ہے مجھے یہ معلوم کرنا ہے

جناب اسپیکر: یہ اسٹاف جو پی ایچ ای میں کام کرتا ہے۔ I will be obliged اگر آپ

اس کی انکوائری کریں اور ان کو۔ It is also deferred as for request on the

hounarable minister. Next question. عبد الرحیم خان مندوخیل۔

X سوال نمبر ۵۷۴۔ میر محمد اسلم گچھی۔ (بتوسط پرنس موسیٰ جان):

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی بی ۳۲ ضلع آواران میں واٹر سپلائی کی کل تعداد کس قدر ہے نیز سال ۹۸۔۱۹۹۷ء

سے تا حال کس کس قدر واٹر سپلائی اسکیموں پر مرمت و بحالی Rehabilitation کا کام ہوا ہے ان

واٹر سپلائی اسکیموں کی تفصیل بمعہ اخراجات دی جائے۔

(ب) سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے اے۔ ڈی۔ پی میں کتنے واٹر سپلائی اسکیم شامل کئے گئے ہیں اس

وقت کل کس قدر واٹر سپلائی کام کر رہے ہیں نیز کتنے ناکارہ یا بند پڑے ہیں اور ان واٹر سپلائی میں

متعین عملہ کی کل تعداد بمعہ ماہوار خرچ کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: (جواب موصول نہیں ہوا)۔

X سوال نمبر ۴۴۲ عبد الرحیم خان مندوخیل۔ (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):

کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء ۱۳۲ اراگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی

جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات / اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی۔
 (ب) اگر جزی (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تاحال وزیر اعلیٰ
 سیکرٹریٹ اور اس سے منسلک محکمہ جات / اداروں میں بھرتی کئے گئے آفیسران / اہلکاران کے نام،
 ولدیت، گریڈ، عہدہ، جائے تعیناتی، ضلع اور رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام و عہدہ
 بمعہ بھرتی قانون و قواعد اور تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر اعلیٰ :

(الف) جواب اثبات میں ہے۔

(ب) تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام بہبود ولدیت	گریڈ عہدہ	جائے تعیناتی	ضلع، راجس	جواز اتھارٹی	
۱۔	ممتاز احمد ولد محمد یوسف	انٹرف آفیسر	B-16	وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ	ترت	ایس ایچ جی اے ڈی حکومت بلوچستان آزاد نگر
۲۔	اشرف علی ولد نور محمد	انٹرف آفیسر	B-16	وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ	خاران	۲۹_۶_۹۸-S.III.24(84)98 S&GAD ایس ایچ جی اے ڈی حکومت بلوچستان آزاد نگر
۳۔	محمد خالد ولد حاجی محمد صلح	انٹرف آفیسر	B-16	وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ	قلم عبداللہ	۲۹_۶_۹۸S.III-24(84)98-S&GAD ایس ایچ جی اے ڈی حکومت بلوچستان آزاد نگر
					" "	" "
					" "	" "
					" "	" "

قلم عبداللہ

وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ

انٹرف آفیسر B-16

محکمات اللہ ولد حاجی فتح محمد

۴۔

نمبر شمار نام بمعدولہ بیت

طارق حسین ولد فرخون خان

گریڈ عمدہ

B-4 ڈرائیور

جائے تعیناتی

وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ

ضلع رہائش

مجاز اتھارٹی

US/CM/B&A/5-2 ڈرائیور آرزو نمبر 2-98-91

کی شرط میں چھوٹ 32-335-91/98-98

دیکھی۔ وزیر اعلیٰ

سیکرٹری آرزو

نمبر 130/cm/us

A/5-2

97/35770

98-98/39

کوئی

US/CM/B&A/5-2 ڈرائیور آرزو نمبر 2-98-91

98-98/39 مورثہ

نصیر احمد ولد عبداللہ بلوچ

B-4 ڈرائیور

وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: - On is be half-446.

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): اگر میرے معزز دوست کو کوئی اس پر.....

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ ضمنی سوال کوئی ہو۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: کوئی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: again next question جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: - On his be half 456.

اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کوئی اگر ضمنی سوال ہو۔ نہیں ہے۔ اگلا سوال پھر

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

X سوال نمبر ۴۵۲ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل (سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۷۷ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی

جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات/ اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

(ب) اگر ج (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور

اس سے منسلک محکمہ جات/ اداروں میں بھرتی کئے گئے آفسران/ اہلکاران کے نام، ولدیت، گریڈ،

عہدہ، جائے تعیناتی، ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام و عہدہ بمعہ بھرتی قانون

و قواعد اور تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) پابندی کے دوران محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں ۲۳ فروری ۱۹۷۷ء تا

۱۳ اگست ۱۹۷۸ء کے دوران درج ذیل تقرریاں کی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام۔ ولدیت	عہدہ و گریڈ	مجاز اتھارٹی	جائے تعیناتی	کیفیت
۱۔	زیب شاہوانی بنت مہراب خان	کیونٹی ڈیولپمنٹ	نفسر برائے	قلا ت	تمام قواعد و ضوابط کی بعد وزیر محکمہ پی۔ ایچ۔ ای کی منظوری کے بعد تقرریاں کی گئیں۔
		ورکر B-11	پی۔ ایچ۔ ای		
			ڈپارٹمنٹ		
۲۔	زرینہ بی بنت اورنگ شاہ	کیونٹی ڈیولپمنٹ	وزیر برائے	قلا ت	"
		ورکر B-11	پی۔ ایچ۔ ای		
			ڈپارٹمنٹ		
۳۔	شمیم آرا کی بنت نور خان ٹنکی	"	"	"	"
۴۔	ریحانہ چشتی بنت سید شاہ چشتی	"	"	"	"
۵۔	سلیمہ بی بی بنت اورنگ شاہ	"	"	"	"
۶۔	سیرا بی بی بنت محمود	"	"	"	"
۷۔	آسیہ ستار بنت عبدالستار	"	"	"	"
۸۔	نعیمہ کاسی بنت شاہ محمد کاسی	"	"	"	"
۹۔	عابدہ انجم بنت بالو خان	"	"	"	"
۱۰۔	حمیدہ بنت محمد بخش	"	"	"	"
۱۱۔	فہمیدہ مری بنت میر شاہنواز مری	"	"	"	"
۱۲۔	شازیہ بنت مہر اللہ	"	"	"	"
۱۳۔	آسماء خان بنت محمد خان	کیونٹی ڈیولپمنٹ	وزیر برائے	سبی	تمام قواعد و ضوابط کی بعد جناب وزیر
		ورکر B-11	پی۔ ایچ۔ ای		
			ڈپارٹمنٹ		

محکمہ بی۔
ایچ۔ ای کی
منظوری کے
بعد تقرریاں
کی گئیں۔

"	ڈیرہ بکٹی	"	"	۱۴۔	شبانہ عبدالستار بنت عبدالستار
"	بیلہ	"	"	۱۵۔	ساجدہ ملک بنت ملک اللہ بخش
"	لورالائی	"	"	۱۶۔	آسمہ امداد بنت امداد حسین
"	مستونگ	"	"	۱۷۔	ساجدہ موسیٰ بنت موسیٰ خان کملانی
"	کوہلو	"	"	۱۸۔	ساجدہ پروین بنت بالواخان
"	خاران	"	"	۱۹۔	زبیدہ گل بنت عبدالرزاق
"	خضدار	"	"	۲۰۔	نازمین بنت جان محمد
"	خضدار	"	"	۲۱۔	در بی بی بنت خدا بخش
"	کوئٹہ	"	"	۲۲۔	فریدہ جمین بنت محمد علی چنگیزی
"	کوئٹہ	"	"	۲۳۔	فرح ناز بنت آغا طالب
"	کوئٹہ	"	"	۲۴۔	ناکدہ اسحاق بنت محمد اسحاق
"	کوئٹہ	"	"	۲۵۔	سمیرا رباب بنت عنایت اللہ
"	کوئٹہ	"	"	۲۶۔	حمیرا شریف بنت محمد شریف
"	ڈیرہ اللہ یار	"	"	۲۷۔	لعل بی بی بنت حاجی دزمحمد
"	ڈیرہ اللہ یار	"	"	۲۸۔	گلزار بی بی بیوہ عبدالرب کیپٹن
"	"	"	"	۲۹۔	فیروزہ جمالی بنت علی اکبر
"	پشین	"	"	۳۰۔	فرزانہ پانیزئی بنت عبدالجبار
"	پشین	"	"	۳۱۔	رخسانہ بنت اختر محمد
"	"	"	"	۳۲۔	عقلیہ منان بنت محمد صادق

"	"	"	۳۳- نورالتساء بنت سید محمد
"	"	"	۳۴- سمانا کریم بنت محمد کریم
"	"	"	۳۵- رشیدہ افضل بنت محمد افضل
"	ترت	"	۳۶- پروین محمد بنت محمد بخش
"	ترت	"	۳۷- کلی امجد بنت امجد علی
"	بیلہ	"	۳۸- منور سلطانہ بنت عبدالوہاب
"	ثوب	"	۳۹- طاہرہ علی بنت محمود علی
"	ثوب	"	۴۰- مسرت بی بی بنت ناز محمد
سابقہ	وزیر اعلیٰ کوئٹہ	جو نیر کلرک	۴۱- دین محمد ولد بی بی محمد

وزیر اعلیٰ
بلوچستان محمد
اختر میمنگل
نے اس
تقرری کے
قواعد و ضوابط
میں ترمیم
کرتے
ہوئے تقرری
کی۔

۴۲- دوست محمد ولد حاجی محمد امین	سینئر کلرک B-7	وزیر برائے خضدار	سیریل نمبر ۴۲
		پی۔ ایچ۔ ای	۲۸۲ پابندی
۴۳- نصیر علی ولد محمد عیسیٰ	سینئر کلرک B-7	"	خضدار ختم ہوئیے بعد
۴۴- محمد اختر ولد عبدالرشید	اسٹنٹ B-11	"	خضدار قواعد و ضوابط
۴۵- عبدالرشید ولد عبدالرحمن	اسٹنٹ B-11	"	خضدار کے مطابق

۳۶۔ نعمت اللہ ولد نذیر علی ٹریسر B-5 " خضدار بھرتی کئے

۳۷۔ سکندر علی ولد محمد عمر ڈرائیونگ B-11 " " گئے ہیں۔

۳۸۔ زاہد علی ولد فقیر محمد ڈرائیونگ B-11 " " پابندی ختم

ہو چکے بعد

بھرتی کیا گیا۔

۳۹۔ برکت علی ولد رحمت اللہ چوکیدار B-1 " " سابقہ وزیر اعلیٰ

نے بھرتی کیا

۱۴ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام منسلک محکمہ جات / اداروں سے تبادلہ شدہ آفیسران / اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ، مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، عہدہ، اور ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز تبادلہ شدہ آفیسران اہلکاران اپنی سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصے سے تعینات تھے تفصیل دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

جواب ضخیم ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

X سوال نمبر ۳۸۴ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین):

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: مسٹر اسد اللہ بلوچ

جواب ضخیم ہے۔ لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: On his be half 484۔

میر اسد اللہ بلوچ: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ نو سپلیمنٹری next no question سردار

اختر جان میٹگل On his be half۔

پرنس موسیٰ جان: نہیں سر ڈیفرف کیا جائے۔

جناب اسپیکر: نہیں on his be half تو کہیں نہ۔

پرنس موسیٰ جان: on is be half ٹھیک ہے لیکن میں سمجھتا ہوں سر اگر وہ خود آ جائے تو۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ دیکھیں نہ Again the same thiny as I had been

repeatedly requesting th ehouse and the houhrable

members it is responsibility of the hounrable members

اپنی حاضری کو وہ درست کریں اور یہاں موجود ہو یہ تو پھر۔

پرنس موسیٰ جان: سر وہ کچھ مجبوری کی وجہ سے نہیں آسکے سر وہ تو آپ نے وزیر صاحب کا ڈیفنر

کر دیا۔

جناب اسپیکر: اچھا ایسا ہے آپس میں جواب تو ہے اس میں اگر پلیمنٹری بنے گا اس کا سوال لے

آئیں ہم لائیں گے بالکل لائیں گے۔ ٹھیک ہے جی۔

پرنس موسیٰ جان: سر جب اس کا ڈیفنر ہو سکتا ہے تو اس کا کیوں نہیں ہو سکتا ہے۔

اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ): جناب اس کا تو ہم نے کہا جواب نہیں ہے اگر آپ

کے پاس کوئی پلیمنٹری کیونچن ہے آپ پوچھ سکتے ہیں یہ ڈیفنر ہو نہیں سکتا ہے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے تو کہا تھا کہ آپ اس کا ڈیفنر کر دیں۔

جناب اسپیکر: نہیں۔ نہیں۔

اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ): ہاں دوسرا تھا یہ نہیں تھا۔ جناب.....

جناب اسپیکر: وہ ان کا اپنا تھا۔

پرنس موسیٰ جان: وہی میں کہہ رہا ہوں لیکن وہ وزیر مال کا تھا انہوں نے.....

جناب اسپیکر: نہیں۔ نہیں یہ دیکھیں آپ ۱۰ نمبر صفحہ نکالیں یہ پہلے ۲۴ تاریخ دسمبر کو موخر ہوا ہے

ایک دفعہ ڈیفنر ہو چکا ہے یہ سوال ایک دفعہ ڈیفنر ہو چکا ہے مگر یہ میں سمجھتا ہوں۔

اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ): جواب بھی ہے۔

جناب اسپیکر: any question آگے چلیں۔ next question سردار محمد اختر مینگل

X سوال نمبر ۵۴۔ سردار محمد اختر مینگل (بتوسط پرنس موسیٰ جان):

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اذراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ متعلقہ میں (C.D.Os) کوگاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔

(ب) اگر جڑ (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو جن جن (C.D.Os) کوگاڑیاں فراہم کی گئی

ہیں اور جن کوگاڑیاں فراہم نہیں کی گئی ہیں ان کے نام اور گاڑیاں فراہم نہ کرنے کی کیا وجوہات

ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ مسٹر اسد اللہ بلوچ:

(الف) جی ہاں! محکمہ کے صرف ۵ سی ڈی اوز کو گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔ جن میں ۴ مرد اور ایک عورت شامل ہے۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں کل ۳۴ کیونٹی ڈیو پینٹ آفیسرز کام کر رہے ہیں جن میں ۱۷ خواتین اور ۱۷ مرد حضرات شامل ہیں۔ مالی مجبوری کی وجہ سے کسی بھی سی ڈی اوز کو مستقل طور پر گاڑی فراہم نہیں کی جاسکتی۔ تاہم جب بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے متعلقہ سی ڈی اوز کو پی اینڈ ڈی سرکل کے پول سے گاڑی فراہم کی جاتی ہے۔ اس وقت پی اینڈ ڈی سرکل کے پول سے ۵ سی ڈی اوز کو فرائض کی انجام دہی کے لئے آج کی تاریخ تک فراہم کی گئی گاڑیوں کی تفصیل اور سی ڈی اوز کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

- | | | |
|-----|----------------------|---------------|
| (۱) | محمود کاسی | کونینہ |
| (۲) | محمد ایوب | مستونگ |
| (۳) | احمد سوتیکار نوجہالی | ڈیرہ اللہ یار |
| (۴) | اختر جمالی | ڈیرہ اللہ یار |
| (۵) | فوزیہ جمالی | جب |

جن سی ڈی اوز کو گاڑیاں فراہم نہیں کی گئی ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

- | | | |
|-----------|---------------|--------------|
| نمبر شمار | نام سی ڈی اوز | مقام تعیناتی |
| ۱۔ | طاہر کاسی | پشین |
| ۲۔ | عبدالکریم | قلعہ عبداللہ |
| ۳۔ | محمد انور | جعفر آباد |
| ۴۔ | عبدالغنی | نوشکی |
| ۵۔ | امیر بخش | سی |

- ۶۔ غلام رسول آرزو خضدار
- ۷۔ محمد یوسف کوئٹہ
- ۸۔ میر اعظم ثوب
- ۹۔ حسن خان تربت
- ۱۰۔ محمد حسن حب
- ۱۱۔ حبیب اللہ پنجگور
- ۱۲۔ خیر محمد لورالائی
- ۱۳۔ انور خان لورالائی
- ۱۴۔ صائمہ اعجاز کوئٹہ
- ۱۵۔ عطیہ حسن کوئٹہ
- ۱۶۔ یاسمین تفضل پشین
- ۱۷۔ باربرا لارنس قلعہ عبداللہ
- ۱۸۔ گل مینگل مستویگ
- ۱۹۔ شاہدہ کوثر سبی
- ۲۰۔ ماہ جبین سبی
- ۲۱۔ روبینہ یعقوب نوشکی
- ۲۲۔ نسرین کوثر خاران
- ۲۳۔ زینت قریشی پنجگور
- ۲۴۔ حمیدہ کوثر ڈیرہ گنئی
- ۲۵۔ فرحت جمالی جعفر آباد
- ۲۶۔ افشاں قاضی قلات حال کوئٹہ

۲۷۔ زرین ناز لورالائی

۲۸۔ شملہ جعفر کولہو

۲۹۔ کوشپروین تربت حال کوئٹہ

X سوال نمبر ۵۲۱۔ پرنس موسیٰ جان:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

حلقہ پی بی ۲۸ ضلع قلات میں اس وقت کل کس قدر وائرسپرائی میں ڈیزل انجن کام کر رہے

ہیں۔ ان وائرسپرائی میں متعین عملہ کی کل تعداد اور ماہوار خرچ کی تفصیل دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ مسٹر اسد اللہ بلوچ:

اس وقت ضلع قلات میں کل چار وائرسپرائی اسکیمیں ہیں۔ جو کہ ڈیزل پر چل رہی ہیں۔ جن

کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام اسکیم	تعداد عملہ	ماہوار خرچہ ڈیزل
۱۔	وائرسپرائی اسکیم ریٹ ہاؤس قلات	۳	۱۳۱۵۸/= روپے
۲۔	وائرسپرائی بوشنگ کونگ	۳	۸۶۵۰/= روپے
۳۔	وائرسپرائی تخت	۴	۱۱۸۱۰/= روپے
۴۔	وائرسپرائی لوپ	۴	۱۵۶۰۰/= روپے

پرنس موسیٰ جان: On is be half.

اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: any supplementary نو سپلیمنٹری پرنس موسیٰ جان ۱۵ نمبر صفحے پر۔

پرنس موسیٰ جان: ۵۶۱ جی۔

اسد اللہ بلوچ (وزیر پبلک ہیلتھ): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی سپلیمنٹری اگر ہو پرنس صاحب۔

پرنس موسیٰ جان: نہیں جی کوئی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں ہے۔ Next question is also of Prince Musa Jan۔

آپ کا سوال ہے اگلا بھی صفحہ ۱۶ پر۔

X سوال نمبر ۵۷۰ پرنس موسیٰ جان:

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

اس وقت صوبہ میں گورنمنٹ سے منظور شدہ کتنے فلور ملیں / چکی کام کر رہی ہیں۔ نیز ہر فلور مل

/ چکی کو سالانہ / ماہانہ / ہفتہ وار کس قدر گندم دی جاتی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر خوراک محمد علی رند:

نومبر ۱۹۹۵ء سے قبل صوبہ بلوچستان میں سرکاری گوداموں سے جاری کرنے کے لئے ماہوار

کوٹہ گندم ۶۶,۰۰۰ ٹن گندم مختص تھی۔ قومی مالیاتی ایوارڈ کے بعد گندم پر دی گئی۔ ذرا عانت یعنی

سبیدی صوبائی حکومت پر ڈال دی گئی۔ لہذا صوبائی حکومت کے وسائل کے پیش نظر گندم کا ماہانہ کوٹہ

نصف یعنی ۳۳,۰۰۰ ٹن کر دیا گیا۔ تاہم دسمبر ۱۹۹۷ء میں وفاقی حکومت نے ماہانہ کوٹہ مزید کم کر دیا۔

اب محکمہ خوراک بلوچستان صوبے کے ۳۲ پی آر سینٹروں سے ماہانہ ۲۳ ہزار ۷ سو ۶۰ (۲۳,۷۶۰)

میٹرک ٹن گندم کا اجراء کرتا ہے۔ اس میں سے آٹھ ہزار پانچ سو چار میٹرک ٹن گندم چکیوں اور فیئر

پرائس شاپس یعنی سابقہ اے آر ڈی کو دی جا رہی ہے۔ جبکہ بقیہ ۱۶۲۵۶ ٹن گندم ۳۲ فلور ملوں کو ان کی

تین گھنٹے کی پسائی کی استعداد کے مطابق دی جا رہی ہے۔ مکمل تفصیل گوشوارہ (الف) (ب) اور

(ج) ضمیمہ ہے۔ لہذا اسپیکر لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

X سوال نمبر ۵۷۱ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں کل کتنی جیلیں ہیں ان میں کس قدر قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش ہے۔ قیدیوں کو

سہولتوں کی فراہمی کے لئے سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے بجٹ میں کل کہیں قدر رقم مختص ہے۔ نیز خواتین قیدیوں کے رکھنے کے لئے کون کون سے اقدامات کئے گئے ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

(ب) صوبے کی جیلوں میں قیدیوں کو باعزت زندگی گزارنے کے لئے جیلوں میں کون سے ہنر سکھائے جا رہے ہیں۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کوئٹہ جیل میں ایک دکان ہے جو اپنی اشیاء قیدیوں اور اس کے ورثاء کو مہنگے داموں فروخت کرتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کا تدارک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات میر عبدالغفور کلمتی:

(الف) صوبے میں کل ۱۰ جیلیں ہیں اور ان میں قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش کی تفصیل درج ذیل ہے

۱۔ سینٹرل جیل مجھ	۵۵۰	۷۷۱ موجودہ تعداد
۲۔ سینٹرل جیل مستونگ	۴۰	۴۰ موجودہ تعداد
۳۔ سینٹرل جیل خضدار	۱۹۰	۹۳ موجودہ تعداد
۴۔ ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ	۳۵۵	۶۰۶ کل موجودہ قیدیاں ۲۱۶۹ نفر
۵۔ ڈسٹرکٹ جیل سی	۱۰۰	۱۵۷
۶۔ ڈسٹرکٹ جیل ڈیم ایم جمالی	۱۰۰	۱۱۸
۷۔ ڈسٹرکٹ جیل بیلہ	۴۰	۸۹
۸۔ ڈسٹرکٹ جیل تربت	۹۰	۱۸۳
۹۔ ڈسٹرکٹ جیل اورالائی	۷۰	۸۳ کل موجودہ قیدیاں
۱۰۔ ڈسٹرکٹ جیل ٹروپ	۸۲	۲۹

قیدیوں کی سہولت کے لئے سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے بجٹ میں کل =/۷۹۰۰۰،۳۳۱ رقم

مختص کی گئی ہے۔ (برائے خوراک) نیز خواتین کو رکھنے کے لئے الگ انتظامات ہیں۔

(ب) صوبے کی صرف سینٹرل جیل میں قیدیوں کو باعزت زندگی گزارنے کے لئے مختلف ہنر مثلاً کپڑے بنانا، قالین جینا اور فرنیچر وغیرہ کے کام سکھائے جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ مذہبی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

(ج) نئے درست ہے کہ کوئٹہ جیل میں قیدیوں کی سہولت کے لئے ایک کینٹین ہے جس میں قیدیوں کو ضروریات زندگی کی مختلف اشیاء برطابق بازار نرخ فراہم کی جاتی ہیں۔ جیل کینٹین کی ٹھیکہ ۹۸-۱۹۹۷ء میں انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کے دفتر سے منظور ہوا تھا۔ ۹۹-۱۹۹۸ء کا ٹھیکے کی منظوری کے لئے کیس ہوم ڈیپارٹمنٹ کو برائے منظوری بھیجا گیا ہے۔ مگر ہنوز کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ تاہم دفتر انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کو اس بارے میں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں دفتر ہذا کی طرف سے (انڈرونی جانچ پڑتال) کا پروگرام بہت جلد شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ جس میں جیل کینٹین کا چیکنگ بھی شامل ہے۔ اگر اس دوران کوئی شکایت موصول ہوئی تو اس پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر تارا چند کی ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: ۵۷۷۔

میر عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کوئی ضمنی سوال۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب یہ دس کے دس جیل over load ہیں۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر): نہیں دس کے دس اور لوڈ نہیں ہیں دو میں کم ہیں آپ دیکھیں لورالائی اور ژوب کی جیلوں میں آدی کم ہیں۔

ڈاکٹر تارا چند: دوسرا سوال یہ ہے کہ کوئٹہ سینٹرل جیل میں ایک شاپ ہے جس سے ۴۰۰۰ قیدی اپنی کوئی اشیاء ضرورت وہاں سے خریدتے ہیں تو وہ ڈبل پرائس پر دیتے ہیں اس کا تدارک ہے۔ جو کہ قیدیوں پر مختلف اشیاء مہنگے داموں بیچتے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں جہاں تک Jail manual کا تعلق ہے تو وہاں ایسی کوئی پوربیٹن نہیں ہے کہ ان کے لئے کوئی دکان نہیں کھولی جائے گی ان کا راشن اپنے ٹھیکہ دار کے ذریعہ سے آتا ہے۔
 ڈاکٹر تارا چند: جناب یہ لکھا ہوا ہے کہ جیل میں ایک کینٹین موجود ہے اس میں جواب دیا ہے۔
 میر عبدالغفور کلمتی (وزیر): جناب یہ حقیقت ہے کہ جیل میں ایک کینٹین ہے ان کی اپنی ہے۔

جناب اسپیکر: ہاں اگر وہ ہوگی تو ان کی اپنی ہوگی۔

ڈاکٹر تارا چند: ٹھیکہ دار کے حوالے سے ہے قیدی خود تو نہیں چلاتے ہیں یا اس کو ٹھیکے پر دیتے ہیں۔ ۵۸-۱۹۹۷ء میں ٹھیکہ پر دیا ہے۔

میر عبدالغفور کلمتی (وزیر): ۹۸-۱۹۹۷ء کے لئے انسپکٹر جنرل نے اس کو ٹھیکہ پر دیا تھا ۹۹-۱۹۹۸ء کے لئے ابھی تک ٹھیکہ پر نہیں دیا گیا ہے کیس ہوم ڈیپارٹمنٹ کو منظوری کے لئے بھجوا دیا ہے اور اس میں ایسی کوئی شکایت نہیں ہوئی ہے اگر کوئی ممبر کو شکایت ہو تو وہ میرے ساتھ جیل میں چلے اس کا معائنہ کرتے ہیں۔

ڈاکٹر تارا چند: اس کے لئے کل کوئی ٹائم رکھیں یا کوئی اس کے لئے اپنا نمائندہ رکھیں وہ جا کر دیکھے۔

پرنس موسیٰ جان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب ہمارے قلات میں بھی ایک جیل ہے جو بہت خستہ حال میں ہے وہاں پر قیدی بیمار رہتے ہیں اس کا کوئی تفصیل ہی نہیں ہے وہاں پر ایک چھوٹا سا جیل ہے تو اس کے بارے میں وزیر صاحب کچھ فرمائیں گے اس کا کوئی تدارک وزیر صاحب کے پاس ہے میر عبدالغفور کلمتی (وزیر): جناب ہمارے پاس محکمہ جیل خانہ جات کے پاس کل دس جیلیں ہیں۔ قلات کا کوئی ہمارے پاس جیل نہیں ہے اگر وہ لیویز کا کوئی لاک اپ ہوگا تو اور بات ہے۔ باقی جیل نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جیل نہ ہوگا وہ جوڈیشل لاک اپ ہوگی۔

پرنس موسیٰ جان: یہ بھی جیل ہے اس کے لئے بھی وہاں آدمی بھیجیں دیکھیں۔

میر عبد الغفور کلمتی (وزیر): جناب جیل نہیں۔ وہاں لیویز تھا نہ ہے کوئی جیل نہیں ہے ہمارے پاس دس جیلیں ہیں۔

جناب اسپیکر: جوڈیشل لاک اپ ہوگی۔

پرنس موسیٰ جان: جناب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کی حالت بہت خستہ ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے اس کو چیک کر لیں کیا فرق پڑتا ہے اور رپورٹ بنائے کہ وہاں ڈسٹرکٹ جیل ہونا چاہئے۔

میر عبد الغفور کلمتی (وزیر): جناب میں اسپیکر جنرل کو کہوں گا کہ اس کا معائنہ کرے جناب اسپیکر: وقفہ سوال ختم ہوا۔ سیکریٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

رخصت کی درخواستیں۔

اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی): نوابزادہ حیر بیار صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا پر آج سے انحراف فروری تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔

اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی): وزیر عبدالحق صاحب وزیر صحت نے اطلاع دی ہے کہ وہ لاہور میں ہیں اس لئے وہ آج ۱۸ فروری تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔

اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی): میر محمد علی رند صاحب وزیر خوراک نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی میں آج سے ۱۸ فروری تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔

اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی): میر اسرار اللہ زہری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ کوئٹہ سے باہر گئے ہوئے آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔
اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی) جناب سرور خان کا کڑو وزیر مال اور قانون نے
اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔
اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی) میر فائق علی جہالی صاحب وزیر محنت نے اطلاع
دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں سرکاری مصروفیات کی بنا پر شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔
جناب اسپیکر زیر آدر۔ سردار ترین صاحب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب والا۔ میں آج زیر آدر میں وزیر اعلیٰ کی توجہ اس طرف
مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جناب والا ہمارے ہاں عوام خاص کر ہمارے حلقے میں پینے کے پانی کا
مسئلہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے جناب والا اس فورم پر دو سال ہو چکے ہیں میں نے یہ بات بار بار کہی کہ
اور حکومت کی بنیوں سے یہ تسلی دی گئی کہ اس پر ہم انکوائری کریں گے اس پر ہم بیٹھیں گے جناب والا
حقیقت بھی ہے کہ لوگوں کو نہ پینے کا پانی مل رہا ہے نہ صحت ہے نہ روڈ ہے خاص کر جب ہم پینے کا پانی
دیکھتے ہیں تو دشت کر بلا یاد آ جاتا ہے۔ جناب والا ہمارے حلقے میں اس وقت ٹیوب ویل لگائے گئے
ہیں اکثر ٹیوب ویل جن پر لاکھوں روپے خرچ ہو چکے ہیں بند پڑے ہیں اور اگر اس کے لئے کچھ
پیسوں کی ضرورت ہوئی ہے تو اکثر خالی بور وہاں لگا کر چھوڑ جاتے ہیں لوگوں کو یہ دکھانے کے لئے کہ
آپکے ہاں بور لگا یا گیا لیکن آپ کو پانی نہیں دیں گے جناب والا یہ عوام کے ساتھ بڑی زیادتی ہو رہی
ہے کہ اس بیسویں صدی میں بھی ہمارے لوگوں کو پانی نہ ملے تو یہ بہت افسوس کی بات ہوگی اور جناب
والا پہلے میں نے کئی آفیسرز سے بات کی۔ جناب والا گورنمنٹ بجلی بھی ادا کرتی ہے اور جب گرمیوں کا
بیزن آ جاتا ہے تو جناب والا لوگوں کو چوبیس گھنٹے میں ایک گھنٹہ بھی پانی نہیں ملتا۔ جناب والا گورنمنٹ
بجلی کا بل ادا کر رہی ہے وہاں کے اسٹاف کا خرچ بھی حکومت ادا کر رہا ہے لیکن کھیتی باڑی کے نام پر

لوگوں کو پانی میسر نہیں ہم نے یہ بار بار کہا لیکن کوئی توجہ نہیں دی گئی کوئی سنے والا نہیں۔ کیونکہ ان کی سفارش زیادہ ہوتی ہے کہ ہمارے ووٹ خراب ہوں گے اور عوام کو پانی نہیں دے رہے ہیں وہ اپنا کھیتی باڑی کر رہے ہیں۔ جناب والا اس وقت دیکھیں ہمارے حلقے میں کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں کروڑوں روپے خرچ ہو چکے ہیں وہاں اکثر نیوب ویل بند پڑے ہیں کسی کا پائپ نہیں سے ٹر بائن لگایا گیا ہے پانی اس میں موجود ہے لیکن وہاں دو لاکھ یا تین لاکھ روپے کا پائپ بچھانا ہے اس لئے وہ رکا ہوا ہے اکثر خراب ہیں اس لئے ہم کہتے ہیں کہ جناب آپ نے کروڑوں روپے خرچ کئے ہیں تو وہاں میں تیس لاکھ روپے اور خرچ کریں اس میں عوام کا مفاد ہے۔ تو جناب والا یہ بات بار بار ہم نے اسٹیج پر کہی ہے لیکن ہمیں صرف تسلی دی گئی لیکن وہاں پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا ہے تو میں وزیر اعلیٰ سے یہ رکوئسٹ کروں گا کہ جو برے آپ نے لگائے ہیں اس پر کام جاری رکھیں نئے آپ نہیں لگائیں نئے کی کیا ضرورت ہے۔ جناب والا یہاں بور لگایا جاتا ہے اس کو بند کر کے لگایا جاتا ہے تو اس سے فائدہ کیا ہے جب لوگوں کو پانی نہیں ملتا اور آپ ایسے سیاسی طور پر بور لگاتے ہیں یہاں بور لگایا وہاں لگایا اور دوسری بات یہ ہے وزیر صاحب جو اپنے برے لگاتے ہیں وہ تین چار ماہ میں مکمل ہو جاتے ہیں جہاں ان کا اپنا سیاسی مفاد ہوتا ہے تو وہاں یہ مکمل ہو جاتے ہیں تو جناب اس پر خاص توجہ دینا ہے یہ انسانی زندگی کی بات ہے نہ یہاں صحت کا بندوبست ہے نہ پینے کا پانی ہے یہ انسان کی بنیادی ضرورت ہے صحت ہو، پانی ہو، تعلیم ہو تو جناب والا میری وزیر اعلیٰ سے یہ امید ہے کہ وہ توجہ دیں گے اور اس کے لئے جو کچھ ہو سکے کریں۔ مہربانی

جناب اسپیکر: کسی اور صاحب نے بولنا ہے پرنس موسیٰ جان۔
 پرنس موسیٰ جان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر زیور اور کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میرا نکتہ چینی آج سینئر گورنمنٹ ہو گا سر آپ دیکھ رہے ہیں جناب والا کافی اخباروں میں آ رہا ہے کہ واپڈا کا جو سلسلہ بلوچستان میں خاص کر پورے پاکستان میں شروع ہوا ہے اسپیشلی بلوچستان میں یہاں پر جو زیادتیوں میاں نوہا ز شریف کی حکومت کر رہی ہے جناب لوگوں کے ساتھ۔

جناب اسپیکر: پرنس یہ تو آچکا ہے۔

پرنس موسیٰ جان: میرا حق ہے میں تو بول سکتا ہوں سر Zero hour I was not here sir.

جناب اسپیکر: اس مسئلہ کی بہت اچھے طریقے سے گورنمنٹ نے بھی حمایت کی ہے اس کی اور آچکا ہے بلکہ اس کے لئے ایک کمیٹی بن رہی ہے میں نے سنا ہے۔

پرنس موسیٰ جان: سر وہ تو جب سے پاکستان بنا ہے یہاں کمیٹیاں بن رہی ہیں۔

جناب اسپیکر: چلو بولئے۔

پرنس موسیٰ جان: سر میں نے تو پہلے بولا کہ میں سینئر گورنمنٹ پر اعتراض کروں گا میں نے یہ صاف کہا اس میں تو آپ دیکھ رہے ہیں پرسوں آپ نے دیکھا ہے نظیر بھٹو اور ڈاکٹر عبدالحی صاحب پر گرم پانی تک انہوں نے پھینک دیا اور اس کے وژیر صاحب نے کہا ہمیں پتہ تک نہیں ہے۔

Mr. Speaker: I expunge these remarks you see these remarks just from the As.

(جناب اسپیکر کے حکم کے مطابق پرنس موسیٰ جان اور سعید احمد ہاشمی کی تمام گفتگو اسمبلی کی کارروائی سے حذف کی گئی)

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں request کروں گا پرنس موسیٰ جان سے کہ وہ honourable family سے تعلق رکھتے ہیں میرے کلاس فیو بھی رہے ہیں اسمبلی کے اپنے آداب ہوتے ہیں اگر ہم لوگ ان آداب کو ختم کریں تو کیا رہ جائے گا۔

پرنس موسیٰ جان: جناب اسمبلی کے آداب یہ بھی ہے۔ you should tell the fact۔

جناب اسپیکر: اس کو لہانہ کریں بات ہو گئی وہ بہتر سمجھتے ہیں جی جناب۔

پرنس موسیٰ جان: جناب میں آپ کو کہہ رہا تھا کہ جو ہمارے واجبات ٹھیک ہیں ہم دے دیں گے جو حق ہے لیکن جو لوگوں کے گھروں میں گھس رہے ہیں آپ کے فوجی ٹھیک ہے سر زمیندار یونین بات کر

رہے تو یونین کے طرف سے بات کر رہے ہیں لیکن لوگوں کے جو گھروں میں گھس رہے ہیں وہ بات کون کرے گا ہم تو یہ کہتے ہیں کہ سرگرم از کم چادر اور چادر دیواری کا خیال نواز شریف صاحب تو بہت اسلام کی بات کرتے ہیں کہ ہم یہاں پر رسول اللہ ﷺ کا نظام لائیں گے اور فلاں کریں گے۔ جناب خود نہ اس کو داڑھی ہے اور نہ موج جناب وہ اسلام کیا نافذ کریں گے بات یہ ہے کہ جناب میں چیف منسٹر صاحب سے یہ کہوں گا کہ کم از کم وہ ایک بلوچستانی ہے ہماری کچھ روایات ہیں آپ کو اگر یاد ہو ۱۹۵۸ء میں ایک عورت (جس کو ہم بلوچی میں پت کہتے ہیں) اس پر جناب ایک آگ اٹھا جو میرے خیال میں ۳۷ تک چلا سر تو ہم اپنی روایات کو کبھی پامال نہیں کرنے دیں گے تو میں اپنے فوجی بھائیوں سے کہوں گا کہ جناب وہ مہربانی کر کے ذرا ہندوستان کا حال بگڑا ہوا ہے وہ ذرا ادھر رخ کر لے تو بہتر ہوگا بجائے وہ پلاس کا کردار ادا کر رہے ہیں تو میں چیف منسٹر صاحب سے یہ request کروں گا میری request ہوگی اس سے کہ یہاں x x x x x (بحکم جناب اسپیکر کارروائی سے حذف کئے گئے) سر ہمارے بلوچستانیوں کی عزت سے کوئی چیز بالا نہیں ہے چاہے یہ فوج نہیں اس میں ایسی پچاس فوج ہو تو ہم اور فوج نے ایک دوسرے کو کافی دیکھا ہوا ہے ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ تین دفعہ جناب اسپیکر we have fought against them اپنے rights کے لئے تو میں یہ کہوں گا کہ وہ حد آپ نہ لائیں کہ بلوچستان آج سب سے ٹھنڈا صوبہ ہے لیکن واپڈا کی وجہ سے کل لوگ پہاڑ پر بھی چڑھ جائیں گے چاہے پشتون ہو، چاہے وہ بلوچ ہو، چاہے ہزارہ ہو جو بھی ہو کیونکہ یہ پیٹ کا مسئلہ ہے۔ سر نواز شریف صاحب تو ایک فیکٹری لگاتے ہیں اس پر خرچہ ہزاروں روپے آتا ہے اس میں ہزاروں لوگ کام کرتے ہیں جناب ادھر آپ دیکھیں ایک آپ کا ٹیکسٹائل مل وہ بھی بند ہے آپ کے انڈسٹری بند ہے ہم کہاں پر جائیں تو یہ زیادتی ہمارے ساتھ کیوں ہو رہی ہے تو یہ میں چیف منسٹر صاحب سے request کروں گا کہ he should kindly keep this in mind.

- Thank you very much

جناب اسپیکر: آپ بھی کچھ بولیں گے جی ڈاکٹر تارا چند صاحب بولنے۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر ہمارے آغا صاحب نے تو بہت جذباتی باتیں کی ہیں ٹھنڈی سی بات
کروں گا جو پہلے بھی کرتا رہا۔

جناب اسپیکر: تاکہ ماحول ٹھنڈا ہو جائے۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر ہے تو تلخ بات لیکن ٹھنڈے لہجے میں جناب اسپیکر میں وفاقی حکومت
کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مبارکباد کے مستحق سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سرکاری ملازمتوں سے پابندی
اٹھائی ہے لیکن خدا کرے کہ یہ ملازمتیں لو لوں کو ملیں پاکستان میں چونکہ ایسے اعلانات پہلے بھی ہوئے
ہیں اور پھر خدا کرے مستحق افراد کو ملیں۔ جناب اسپیکر صوبائی حکومت جب سے وجود میں آئی تو ایک
اعلان کیا تھا کہ ملازمتوں سے پابندی ختم کی تھی لیکن افسوس اس بات کا ہے محترم وزیر اعلیٰ صاحب بھی
بیٹھے ہوئے ہیں کہ صوبائی حکومت میں جتنی بھی بھرتیاں تھیں اس میں کوئی اقلیتی کوئے کا خیال نہیں رکھا
گیا جب بھی ہم نے بات کی تو مولانا امیر زمان صاحب بیٹھے ہوتے ہیں تو وہ جواب یہ دیتے ہیں جی
قاعدے کا احترام کیا جائیگا بھرتیوں میں تو میری یہ پرزور اپیل ہے گزارش ہے مطالبہ ہے کہ اقلیت بھی
اس سرزمین کے باسی ہیں ان کا بھی حق بنتا ہے ان کے کوئے کا کم از کم خیال رکھا جائے مہربانی جی۔

جناب اسپیکر: مہربانی جی۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر point of order جناب والا میں وزیر اعلیٰ

اور.....

جناب اسپیکر: دوسرا کوئی پوائنٹ نہیں آئے گا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: بس یہی ایک پوائنٹ ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب آپ بھول چکے ہیں بس۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر میں یہ ایک پوائنٹ واضح کروں گا۔

جناب اسپیکر: میں نہیں آپ کو چھوڑوں گا ایک دفعہ آپ بول چکے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: پوائنٹ آف آرڈر پراسر۔

جناب اسپیکر: نہیں کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے اسی پوائنٹ آف آرڈر کو ختم کرنے کے لئے ہم نے یہ زبرد آور بنایا ہے۔ سردار صاحب آپ مہربانی کریں یہاں کے آداب کا خیال رکھیں۔ تشریف رکھیں بہت بہت مہربانی سردار صاحب۔ جی جناب کون جواب دیں گے آپ دیں گے جی لیڈر آف دی ہاؤس جی جناب۔

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب اسپیکر اگر اجازت ہو تو آپ کے توسط سے ایک نقطے کی میں وضاحت کروں۔ غلام مصطفیٰ ترین نے پینے کے پانی کا مسئلہ اٹھایا یہ صرف میرے خیال میں پیشین کے حلقے کا مسئلہ نہیں بنتا جا رہا ہے۔ ہمارے دوسرے حلقوں کا مسئلہ بھی بنتا جا رہا ہے اور بہتر بات تو یہ ہوگی کہ اگر بتا دیتے کہ ایری گیشن سے تعلق رکھتے تھے یا ٹیوب ویل پی۔ ایچ۔ اسی سے تو بہتر تھا ہمارے تینوں جو وزراء ہیں۔ ہمیں بلوچستان کو خصوصی حیثیت دینی پڑے گی اس سلسلے میں ہم انتظار میں ہیں اور انشاء اللہ ابھی وزیراعظم پاکستان سے بھی ملاقات ہوگی۔ اور ہم کسی صورت میں یہ نہ چاہیں گے کہ ہماری وادیاں جو بڑی مشکل سے آباد ہوئی ہیں وہ پھر ریگستان بن جائیں یہ بالکل یقین رکھیں اور انشاء اللہ جو بھی بہتری آئے گی اس سے بھی ایوان کو مطلع کریں گے اور اگر خدائے خواستہ کوئی منفی عمل ہو تو سارے ایوان کو ساتھ لے کر۔ وہ پچھلے دنوں موجود نہیں تھے اس سلسلے میں ایک واضح پالیسی اختیار کر لی گئی ہے۔ باقی ان کے وضاحتی ریمارکس ہیں وہ اس سے تھوڑا اور گزر کریں۔ وہ بڑے گھرانے کے سپوت ہیں اور ہم تو یہ توقع رکھتے ہیں کہ بڑے خان احمد یار خان کی اولاد ہیں بڑا دل رکھیں گے اور ان میں برداشت بھی ہے یہ میری ان سے گزارش ہے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب جنہوں نے پاکستان بنایا ہے ان کے گھر پر بمباری ہو یہ آپ کہتے ہیں.....

جناب اسپیکر: نوکر اس ٹاک۔ (مداخلت)۔
میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): نہیں جناب بڑے خان صاحب نے مزے سے قلات اسٹیٹ چلائی اور ان سے یہ آگے توقع رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان سے یہ توقعات رکھتے ہیں یہ

پرانی باتیں ہو گئی ہیں اور حالات اب بہت تیزی سے آگے بڑھ گئے ہیں باقی فوج کے بارے میں ان کے ریٹائرمنٹس۔ یہ قومی فوج ہے اور خوشی کی بات ہے کہ آج اس فوج میں ایک بلوچ جنرل بھی بن چکا ہے جو انتظار تھا کہ ہمارا تو کوئی جنرل بنے۔ خدا کے فضل سے جنرل قادر بلوچ جنرل بنا ہے۔ اور انشاء اللہ وہ آگے بھی جائیں گے اور ہماری نمائندگی پہلے سے زیادہ بڑھ جائے گی۔ اور ابھی خدا کے فضل سے ہمارے لوگ زیادہ سے زیادہ بھرتی ہو رہے ہیں۔ پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہیں اور بہت سے ویکٹریز ہیں اور امید ہے کہ لوگ افواج پاکستان میں شامل ہوں گے۔ تیسری بات ڈاکٹر تارا چند صاحب نے فیڈرل سروسز کے بارے میں کی ہے تو میں بھی اس چیز کو بڑے غور سے دیکھ رہا ہوں کہ وہ طریقہ کار کیا اختیار کریں گے کیا وہ میرٹ جو سارے پاکستان کا ہے یا بلوچستان کا ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے لئے جو مخصوص سینیٹیں ہیں اس پر بلوچستان کے بچوں میں مقابلہ کرایا جائے کیونکہ ہماری تعلیم بہت بعد میں آئی ہے اور ہم اس میرٹ کے پیمانے پر ابھی نہیں پہنچے ہیں جو ۱۰۰ سال سے زیادہ پنجاب یونیورسٹی کو ہو گئے ہیں ستر سے زیادہ وہاں اس قسم کے ادارے ہیں اور بہت سے ادارے فرنیچر میں ہیں جن کو سو سو سال ہو گئے ہیں کیا ہم ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں یہ باتیں ہیں ہر ایک کا اپنا معیار ہے ضروری ہے لیکن خوشی کی بات یہ ہے جناب اسپیکر۔ فیڈرل سروسز کے جو امتحان سی ایس ایس کے اس میں بلوچستان کی سینیٹیں کم تھیں اور ہمارے لڑکے زیادہ پاس ہوئے ہیں اس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بہتری کی طرف ہم جا رہے ہیں کچھ شکائتیں ضرور تعلیم کے بارے میں ہیں تعلیم کے نظام میں۔ لیکن پہلی دفعہ بہتری کی طرف جا رہے ہیں پہلی بار ہماری تاریخ میں کہ اپنی سٹیٹوں سے زیادہ ہمارے بچے پاس ہوئے ہیں اور ان میں سے کچھ رہ جائیں گے افسوس ضرور ہوگا لیکن مقابلے کا امتحان ہے اور اسی معیار پر اترے ہیں جو وہ چاہتے ہیں صوبائی کونسل کے بارے میں۔ ڈاکٹر تارا اس بارے میں بتائیں کہ کہاں ان کے ایسے قابل اور کوالیفائی کر نیوالے امیدوار ہیں اور امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں اور زیادتی ہو گئی ہے۔ وہ بتائیں تو مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے۔ ہم سب بلوچستانی ہیں جناب اسپیکر۔ ہم سب بھائی ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ تیز کم کی جاتی تھی لیکن ہم آگے بڑھیں گے انشاء اللہ۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر: مہربانی۔ آج کی کارروائی نظر ثانی شدہ مسودہ بابت قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی بھر یہ ۱۹۷۴ء ایوان میں پیش کیا جانا ہے اس سے قبل میں معزز وزیر صاحب جعفر خان مندوخیل سے گزارش کروں میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس سے قبل اس ایوان میں آپ سے گزارش کر چکا ہوں کہ اب دوبارہ اس بات کو دہراتا ہوں کہ جب پچھلے سال میں نے اسپیکر کا عہدہ سنبھالا تو میں نے دیکھا کہ ہمارے جو قواعد ہیں اسمبلی کے وہ ایک دوسرے سے متصادم ہیں اور لپٹنگ ہے اور کئی دفعہ ہم کنفیوز ہو جاتے تھے اور فیصلہ نہیں کر پاتے تھے تو اس کے بارے میں، میں نے چند معزز اراکین سے گزارش کی اور پھر میں نے چاہا کہ روز کورور کریں اور اسپیکر نیشنل اسمبلی سے گزارش کی ان کے جو ماہرین قانون ہیں ان کی خدمات مستعار کریں۔ تاہم مل بیٹھ کر اپنے روز پر نظر ثانی کر کے اس کو کسی اچھے ڈرافٹ کی شکل میں پیش کر سکیں چنانچہ انہوں نے مہربانی کی اور ان کے ماہرین پچھلی دفعہ یہاں پر آئے پچھلے سال اور اس سال چار مرتبہ یہاں آئے اور ہماری ساتھ دس دس اور بارہ بارہ دن بیٹھے رہے اور دن رات ان کی محنت اور کاوش سے ہم اس قابل ہو گئے کہ ہم نے ایک روز ڈرافٹ بنایا ہے جو اس وقت آپ کے ٹیبل پر موجود ہے اس کو بعد میں اسمبلی میں لانا ہے میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ تمام قواعد ممبر حضرات ملاحظہ فرمائیں اور جب یہ قواعد آپ کے توسط سے کمیٹی کو جائیں گے وہاں میں کمیٹی کے ممبران اور چیئرمین سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے اس کا مطالعہ فرمائیں اور کسی طرف سے ترامیم آتی ہیں وہ دیکھ کر میں گے اور ان کو کمیٹی میں لاکر اس کو اپنے ہاؤس میں لاکر اپنی اسمبلی میں لائیں گے اور اب میں وزیر داخلہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ نظر ثانی شدہ مسودہ قانون پیش کریں۔

مجوزہ نظر ثانی شدہ مسودہ بابت قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی بھر یہ ۱۹۷۴ء کا ایوان

میں پیش کیا جانا۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جناب اسپیکر! میں قاعدہ نمبر ۲۳۳ (۳) کے

تحت قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی بھر یہ ۱۹۷۴ء کی بابت مجوزہ نظر ثانی شدہ مسودہ قواعد کی

پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا یہ جو تحریک پیش کی گئی ہے اس کو منظور کیا جائے۔ تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک پیش کریں۔

شیخ جعفر بن مندوخیل (وزیر داخلہ): میں قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی بحرہ ۱۹۷۴ء مجوزہ نظر ثانی شدہ مسودہ قواعد ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: شکریہ مجوزہ نظر ثانی شدہ مسودہ قانون مجلس قواعد انضباط کار کارروائیاں کے سپرد کرتا ہوں جو جلد از جلد ایوان میں پیش کرے۔ شکریہ۔

سعید احمد ہاشمی (وزیر): جناب اسپیکر۔ I am on point of order next it is

rules 233-4. I also move that these rules should be sent to

the standing committee.

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ introduced and refered to the standing

committee.

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۹۹ء بوقت صبح ۱۱ بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔ شکریہ۔

(اجلاس کی کارروائی چارجنگر چالیس منٹ پر مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۹۹ء

صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہوگئی۔)